السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بکر نے اپنی ممانی ہندہ کا طلائی زیور چرالیا اور خرچ کرڈالا جس کی قیمت مبلغ 80/روپیہ تھی بعدازاں جب بکر کو خوف خدا غالب ہوا تب اس نے ادا کرنا چاہالیکن کوئی صورت اس کے یک مشت یا تھوڑا تھوڑا ادا کرنے کی نہ تھی اور اسی وجہ سے بکر نے ہندہ سے اس امر کو پوشیدہ رکھا اور ہندہ کو بکر کی جانب کسی قسم کا خیال دزری (چوری) کا نہ ہوا ۔ بعدہ ہندہ نے انتقال کیا ۔ بعد انتقال کے بکر ہندہ کی طرف سے جس قدر قیمت مال مسروقہ کی تھی مثل تیاری مسجد، مدرسہ و مساکین وغیرہ میں خرچ کرتا ہے اور اس کی نیت یہ ہے کہ کل روپیہ جس قدر کہ اس نے چرایا تھا اسی طرح خیرات کردی تو اب خدا کا مواخذہ اس پر ہوگا یا نہیں اور ہندہ مال کے پانے کی مستحق قیامت میں ہوگی یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اگر ہندہ کے وارث موجود نہیں ہیں، تب خیرات کرنا بکر کا ہندہ کی طرف سے درست ہے اور اگر ہندہ کے ورثہ موجود ہیں تو وہ مال وارثوں کا ہوگیا، کیونکہ یہ مال ہندہ کا متروکہ ہے اور جو مال متروکہ ہوتا ہے، وہ حق ورثہ کا ہوتا ہے، اس لیے یہ بھی حق ورثہ کا ہے، پس اگر ورثہ کو دے دے گا یا ورثہ معاف کردیں گے، تب مواخذہ نہ ہوگا اور اگر نہ دے گا یا ورثہ معاف نہ کریں گے تو ورثہ مستحق اس مال کے قیامت میں ہوں گے اور بکر سے مواخذہ ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 726

محدث فتویٰ